eISSN: 2791-0342
pISSN:2791-0334

اُردو میں غیر مقفٰی نظم کے پہلے شاعر کا تصفیہ

Settlement of the first poet of non-rhymed poetry in Urdu

Dr Muhammad Khalid Latif Sahil

Senior Visiting Faculty, Govt College University, Lahore

ڈاکٹر محمد خالد لطیف ساحل

سینئر وزٹنگ فیکلٹی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Blank verse is an un-rhyming verse written with regular metrical lines in poetry. In Urdu the trend of blank verse came from English literature. Conflicting opinions come before us in deciding the first poet of the non-rhyme poem in Urdu. In this connection the name of Muhammad Hussain Azad, Ismail Mirthi, Nazm Tabatabai and Altaf Hussain Hali are mentioned. The authorship of Azad's poems is not known from his collection or other sources. However there are some evidences on the basis of which their time of authorship can be determined. In this article it is established that Molana Muhammad Hussain Azad has priority in creating blank verse in Urdu upon the other writers of his time. In this refrence, the names of other pioneers are also settled in the article.

Keywords Blank verse, priority, pioneers, un-rhyming, authorship, evidences, Muhammad Hussain Azad, Settlement

غیر مقفّٰی نظم کے پہلے شاعر کا فیصلہ کرنے میں متضاد آرا ہمارے سامنے آتی ہیں۔ اس سلسلے میں محمد حسین آزاد، اسماعیل میرٹھی، نظم طباطبائی اور الطاف حسین حالی کے ناموں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر ڈاکٹر حنیف کیفی نے اپنی کتاب "نظم معرا اور آزاد نظم" میں کیا ہے۔(۱) حالی کا نام تو شاید اس لیے لیا گیا ہے کہ انہوں نے مقدمہ شعر و شاعری میں شاعری کے لیے قافیہ کی ضرورت کو غیر ضروری قرار دیا۔ تاہم حالی نے کوئی معرا یا آزاد نظم نہیں لکھی اس لیے انہیں اس بحث سے خارج کر دینا چاہیے۔ نظم طباطبائی کی معرا نظم کے حوالے سے ڈاکٹر اشرف رفیع کے تحقیقی مقالہ "نظم طباطبائی، حیات اور کارناموں کا تنقیدی مطالعہ" کا ذکر ڈاکٹر حنیف کیفی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

> "Black Verse کا ترجمہ "نظم سفید" نہ با اعتبار معنی صحیح ہے اور نہ بہ اعتبار اصطلاح مناسب ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں یہ "نئی اصطلاح" اور بھی غیر مناسب ہے جبکہ اس سے کہیں بہتر اصطلاح "نظم معرا" کافی پہلے تسلیم کی جا چکی ہے۔"(۲)

یہ بات درست ہے کہ "Blank Verse" کے لیے نظم طباطبائی کی لکھی ہوئی اصطلاح "نظم سفید" رائج نہ ہو سکی اور یہ سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا۔ نظم معرّا کے ابتدائی شعراء کے حوالے سے ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کہتے ہیں:

> "تکنیک کے لحاظ سے پہلے ترقی پسندوں میں عبدالحلیم شرر اور اسماعیل میرٹھی کے نام زیادہ مشہور ہیں۔ ان دونوں نے اُردو میں پہلی مرتبہ غیر مقفّٰی نظم لکھنے کی کوشش کی اور چند نمونے پیش کیے۔"(۳)

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے عبدالحلیم شرر اور اسماعیل میرٹھی کو ترقی پسند شاعر کہا ہے۔ اس بیان سے اس مغالطہ کا اندیشہ ہے کہ کہیں مذکورہ شعراء کو ترقی پسند نہ سمجھ لیا جائے۔ تاہم ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے انہیں "تکنیک کے لحاظ سے ترقی پسند" کہہ کر ہماری توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ ترقی پسند کو محدود معنوں میں نہیں لینا چاہیے اور صنفی اعتبار سے جن ادیبوں نے نئے تجربات کیے انہیں بھی ترقی پسند کہا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں انہیں ترقی پسند کہنے کی بجائے جدت پسند کہا جاتا تو زیادہ بہتر تھا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ "عبدالحلیم شرر اور اسماعیل میرٹھی نے پہلی مرتبہ غیر مقفّٰی نظم لکھنے کی کوشش کی اور چند نمونے پیش کیے تو اس میں اختلاف کی واضح گنجائش موجود ہے۔ اس سلسلے میں محمد حسین آزاد کے نام کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بے قافیہ اور معرّا نظم کے بارے میں مبارز الدین رفعت نے بھی اظہارِ خیال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

> "اُردو شاعری کی دنیا میں شرر اور ان کے استاد نظم طباطبائی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے معرا یا بے قافیہ نظم کی ابتدا کی۔"(۴)

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی طرح مبارز الدین نے بھی مولانا محمد حسین آزاد کی معرا نظم کی تخلیق میں اوّلیت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ڈاکٹر حنیف کیفی نے نظم طباطبائی کی نظم "نظمِ سفید" کے بارے میں ڈاکٹر اشرف رفیع کے تحقیقی مقالہ "نظم طباطبائی: حیات اور کارناموں کا تنقیدی مطالعہ" کا حوالہ دیا ہے اور نظم طباطبائی کی "نظم سفید" کا یہ شعر پیش کیا ہے:

داد اُس کی نہیں جو کوئی دینے والا

تو چل کے سنا دے حضرت اختر کو(۵)

اور بقول ڈاکٹر اشرف رفیع یہ لکھا ہے کہ:

"اگر یہ "حضرت اختر" واجد علی شاہ اختر ہیں تو یقیناً یہ نظم ۱۸۸۷ء سے پہلے کی کہی ہوئی ہے اور یہ سچ ہے تو پھر اُردو زبان میں نظم سفید اور اس کی حقیقت کے تعلق سے یہ پہلا تجربہ ہے۔"(۶)

اگر اس اقتباس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر اشرف رفیع نے یہ بات محض مفروضے پر استوار کی ہے اور ڈاکٹر حنیف کیفی نے اس کی تردید کرتے ہوئے "حضرت اختر" والے مصرعے کو ترمیم شدہ مصرع قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ جب نظم پہلی مرتبہ دل گداز (نومبر ۱۹۰۰ء) میں شائع ہوئی تو زیر بحث مصرع اس طرح تھا "تو چل کے سنا عزیز مرزا جاں کو۔"(۷)

مولوی نجم الغنی نے "نظم غیر مقفّٰی" کے سلسلے میں محمد حسین آزاد اور اسماعیل میرٹھی کا ذکر کیا ہے اور آزاد کی نظم "جغرافیہ طبعی کی پہیلی" اور میرٹھی کی نظم "تاروں بھری رات" سے چند اشعار پیش کیے ہیں۔(۸) مولانا اسماعیل میرٹھی کی نظم معرا کے بارے میں ڈاکٹر حنیف کیفی لکھتے ہیں:

"مولانا اسماعیل کی ایک معرا نظم "تاروں بھری رات" ان کی "اردو کی چوتھی کتاب" میں موجود ہے اور چونکہ اس کی تصنیف سے پہلے اس کا وجود ثابت نہیں ہوتا، اس لیے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہیں کہ یہ نظم ان نظموں میں سے ہے جو ان کتابوں کی تصنیف کے دوران میں لکھی گئی تھیں۔ چونکہ پہلی کتاب جو ۱۹۸۲ء میں لکھی گئی، اس میں یہ موجود نہیں ہے بلکہ چوتھی کتاب میں شامل ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نظم ۱۸۹۳ء میں لکھی گئی ہو گی۔ دوسری نظم "چڑیا کے بچے" اسماعیل کی درسی کتابوں میں شامل نہیں ہے۔ اس کے زمانہ تصنیف کا پتہ نہیں چل سکا لیکن یہ نظم "کلیات اسماعیل" میں "تاروں بھری رات" کے بعد دی گئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نظم تاروں بھری رات کے بعد یا اس کے ساتھ تخلیق کی گئی ہو گی۔"(۹)

ڈاکٹر حنیف کیفی کے مندرجہ بالا استدلال سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ مولانا اسماعیل میرٹھی کی معرا نظم کا سن تخلیق ۱۸۹۳ء ہی ہے جبکہ نظم طباطبائی کی "نظم سفید" پہلی مرتبہ دل گداز نومبر ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اس اعتبار سے اسماعیل میرٹھی کو نظم طباطبائی پر فوقیت حاصل ہے جبکہ عبدالحلیم شرر کی نظم "فتح اندلس" کا پہلا سین دل گداز کے شمارہ جون ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔ ڈرامے کے کل چھ سین "دل گداز" کے مختلف شماروں میں پیش کیے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلا سین : دلگداز، جون ۱۹۰۰ء (ص ۱۰ تا ص ۱۴)

دوسرا سین : دلگداز، ستمبر ۱۹۰۰ء (ص ۱۱ تا ص ۱۴)

تیسرا سین : دلگداز، دسمبر ۱۹۰۰ء (ص ۱۰ تا ص ۱۹)

چوتھا سین : دلگداز، جنوری ۱۹۰۰ء (ص ۱۳ تا ص ۱۹)

پانچواں سین: دلگداز، جنوری ۱۹۰۱ء (ص ۱۱ تا ص ۱۵)

چھٹا سین : دلگداز، جون ۱۹۰۱ء (ص ۱۳ تا ص ۱۷) (۱۰)

ان شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ عبدالحلیم شرر کو نظم معرا لکھنے میں اپنے اُستاد نظم طباطبائی پر فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ "فتح اُندلس" کا پہلا سین دلگداز میں جون ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا جبکہ نظم طباطبائی کی نظم "نظم سفید" نومبر ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ مولانا محمد حسین آزاد کی نظم "جغرافیہ طبعی کی پہیلی" کی تاریخی اولیت کے حوالے سے ڈاکٹر حنیف کیفی لکھتے ہیں:

> "آزاد کی نظموں کی تاریخ تصنیف کا ان کے مجموعوں (۱۱) یا دیگر ذرائع سے پتہ نہیں چلتا۔ البتہ کچھ شواہد ایسے ہیں جن کی بنا پر ان کا زمانہ تصنیف متعین کیا جا سکتا ہے اور معلوم مواد کے تجزیے سے زیر بحث دونوں مجموعوں میں سے کسی ایک کے زمانۂ تصنیف کی تعین کے بعد یہ فیصلہ کرنا دشوار نہ ہو گا کہ محمد حسین آزاد کو نظم معرا کے تجربے کے سلسلے میں اولیت کا درجہ حاصل ہے "نظم دل فروز" کے مؤلف سید ممتاز علی اس مجموعے میں شامل آزاد کی نظموں کے زمانہ تصنیف کے بارے میں دیباچے میں اس طرح رقم طراز ہیں:
>
> میں نے ان نظموں کی ترتیب میں ترتیب تصنیف کو ملحوظ رکھا ہے۔ مثنوی شب قدر سے لے کر مثنوی گنج قناعت تک جتنی مثنویاں ہیں وہ سن ۷۵-۱۸۷۴ء میں کہی گئی تھیں۔ ان کے بعد کی نظمیں ۱۸۸۳ء کی ہیں مگر مبارک باد جشن جوبلی سنہ ۱۸۸۶ء کی ہے۔"

(نظم دلفروز(مجموعہ نظم آزاد)مرتبہ سید ممتاز علی ۱۸۹۹ءص۸)(۱۲)

آغا محمد طاہر اور آغاز محمد باقر کے مرتبہ ''نظم آزاد'' کے دو مجموعوں کے ٹائٹل درج ذیل ہیں:

(۱) نظم آزاد(جو حسن و عشق کی قید سے آزاد ہے)از شمس العلماء مولانا مولوی محمد حسین آزاد۔(سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور) حسب فرمائش۔آغا محمد طاہر نبیرہ حضرت آزاد۔در مطبع کریمی لاہور طبع شد ۱۹۲۶ء بار سوئم

(۲) نظم آزاد(جو حسن و عشق کی قید سے آزاد ہے)از شمس العلماء مولانا مولوی محمد حسین آزاد(سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور)۔

جسے آغا محمد باقر نے شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور چھپوایا با اہتمام حافظ محمد عالم مطبع عالمگیر پریس لاہور ۱۹۴۴ء، بار نہم۔

مندرجہ بالا دونوں کتب میں مندرجات کی ترتیب میں کوئی فرق نہیں ہے۔البتہ مندرجہ بالا دوسری کتاب میں کتابت نئے سرے سے کی گئی ہے اور رسم الخط کے فرق سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔کتب کے مندرجات درج ذیل ترتیب سے ہیں:

(۱) دیباچہ۔از۔طاہر نبیرہ آزاد ۱۵ مارچ ۱۹۲۶ء

(۲) نظم اور کلام موزوں کے بارے میں خیالات۔از۔بندۂ آزاد محمد حسین۔تقریر جلسہ منعقدہ ۱۵ اگست ۱۸۶۷ء

(۳) مضمون کلچر (۱۳)

(۴)(ترتیب)۔مثنوی موسوم شب قدر۔مثنوی موسوم۔صبح اُمید۔مثنوی حب وطن۔مثنوی خواب امن۔مثنوی موسوم بہ داد انصاف۔مثنوی موسوم بہ وداع انصاف۔مثنوی موسوم بہ گنج قناعت۔مثنوی موسوم بہ ابر کرم۔مثنوی زمستاں۔مثنوی مصدر تہذیب۔مثنوی شرافت حقیقی۔معرفت الٰہی۔اولوالعزمی کے لیے کوئی سدراہ نہیں۔سلام علیک۔جیسے چاہو سمجھ لو۔جغرافیہ طبعی کی پہیلی۔مبارک باد جشن جوبلی۔ایک تارے کا عشق۔محنت کرو،نوطرز مرصع۔

(۵) نظم اردو(مضمون)از غلام حیدر نثار شاگرد حضرت آزاد مرحوم(۱۴)

زیر مطالعہ ''نظم آزاد'' اور ڈاکٹر حنیف کیفی کے پیش کردہ ''نظم دل فروز'' میں ترتیب متن میں ''مثنوی گنج قناعت'' کے بعد کی نظموں میں درج ذیل تفاوت پائی جاتی ہے۔

نظم آزاد(مرتبہ آغا محمد طاہر، آغا محمد باقر)	نظم دل فروز(مرتبہ سید ممتاز علی)
مثنوی گنج قناعت مثنوی مسمّٰی بہ ابر کرم	مثنوی گنج قناعت شرافت حقیقی

مثنوی زمستاں	نو طرز مرصع
مثنوی مصورِ تہذیب	جغرافیہ طبعی کی پہیلی
مثنوی شرافت حقیقی	جیسے چاہو سمجھ لو
معرفت الٰہی	تارے کا عشق
اولوالعزمی سد راہ نہیں	مبارک باد جشن جوبلی
سلام علیک	مثنوی یاد الٰہی
جیسے چاہو سمجھ لو	غزلیات
جغرافیہ طبعی کی پہیلی	خطاب بہ اہل قلم
مبارک باد جشن جوبلی	اشعار متفرق(۱۶)
ایک تارے کا عشق	
محنت کرو	
نو طرز مرصع(۱۵)	

مندرجات کی ترتیب کی تفاوت کے باوجود آزاد کی نظم "مبارک باد جشن جوبلی" ترتیب کے لحاظ سے "جغرافیہ طبعی کی پہیلی" کے بعد درج ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو "جغرافیہ طبعی کی پہیلی" کی تخلیق کی زمانوی ترتیب میں کوئی فرق نمایاں نہیں ہوتا۔ اس لیے "جغرافیہ طبعی کی پہیلی" کو ۱۸۸۳ء میں تخلیق کی جانے والی نظموں میں شامل کرنا درست ہے۔ آغا محمد طاہر "نظم آزاد" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

> "یہ نظمیں یا مثنویاں ۱۸۹۷ء میں والد مرحوم نے دردمند احباب کی فرمائش سے جمع کیں اور چھپوائیں۔ اس وقت قوم کو اس طرف بہت کم خیال تھا۔ ایک عرصہ دراز میں وہ ختم ہو گئیں۔ اس کے بعد ۱۹۱۷ء میں مولانا کے انتقال کے بعد ملکی ضرورتوں نے اہل ملک کو قوی اصلاح کی طرف زیادہ متوجہ کر دیا تھا، والد مرحوم نے دوبارہ چھپوائیں اور ان میں غزلیات، قصائد، متفرق اشعار جو مل سکے شامل کر دیے۔ یہ کثیر التعداد ایڈیشن بہت مرغوب اور مطلوب ہوا۔ اب تیسرے ایڈیشن کے چھپوانے کا فخر قدرت نے میرے نام پر لکھ دیا تھا۔ میں نے نظم آزاد علیحدہ کر دی ہے کیونکہ "حسن و عشق سے آزاد" کا خوبصورت جملہ اس کے زیب سرورق ہے۔" (۱۷)

آغا محمد طاہر نے مندرجہ بالا دیباچہ میں مولانا محمد حسین آزاد کی نظموں کے پہلے مجموعہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء کا ذکر کیا ہے۔ اسی تاریخی مجموعے کا ذکر ڈاکٹر اسلم فرخی نے اپنی تحقیقی کتاب "محمد حسین آزاد۔ حیات اور تصانیف" حصہ دوم صفحہ ۵۶۳ء پر کیا ہے۔ جسے ڈاکٹر حنیف کیفی نے صرف اس بنیاد پر رد کر دیا ہے کہ ایسا مجموعہ ان کی نظر سے نہیں گزرا۔ ان کی نظر سے جو مجموعہ نظم آزاد مرتبہ آغا محمد ابراہیم گزرا ہے۔ وہ ۱۸۹۹ء میں مفید عام پریس لاہور سے شائع ہوا اور اس پر "بار دوم" نہیں لکھا گیا۔ اس لیے ان کے خیال میں یہی مجموعہ "نظم آزاد" کی پہلی اشاعت ہے۔ تاہم انہوں نے اپنے دریافت شدہ مجموعہ نظم آزاد جس کا تاریخی نام "نظم دل فروز" ہے اور جسے سید ممتاز علی نے مرتب کیا ہے، کی تاریخ اشاعت ۱۸۹۹ء میں بتائی۔(۱۸) اس بحث سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یا تو "نظم آزاد" کا ۱۸۹۷ء میں مرتبہ مجموعہ تاحال محققین کی نظر سے نہیں گزرا یا دوسری صورت میں ۱۸۹۷ء میں مرتب ہونے والا "نظم آزاد" کا مجموعہ ۱۸۹۹ء میں شائع ہوا۔

اس بحث کے نتیجے میں معرّا نظم کے اوّلین شاعر کے تعین کے سلسلے میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ آزاد کی نظم "جغرافیہ طبعی کی پہلی" کو ہی پہلی معرّا یا بے قافیہ نظم کہا جا سکتا ہے اور مولانا محمد حسین آزاد ہی کو معرّا نظم کا اوّلین شار قرار دینا درست ہے۔ معرّا نظم کے اوّلین شعراء میں زمانوی ترتیب اس طرح ہو گی۔

شاعر کا نام	نظم کا عنوان	سن تخلیق حوالہ کتب / رسائل
(۱) مولانا محمد حسین آزاد	جغرافیہ طبعی کی پہیلی	۱۸۸۳ء نظم دل فروز (نظم آزاد)
(۲) مولانا اسماعیل میرٹھی	تاروں بھری رات	۱۸۹۳ء اردو کی چوتھی کتاب
(۳) عبدالحلیم شرر	فتح اندلس، پہلا سین	جون ۱۹۰۰ء رسالہ دلگداز
(۴) نظم طباطبائی	بلینک ورس یعنی نثر موجز، بوزن رباعی	نومبر ۱۹۰۰ء رسالہ دلگداز

حوالہ جات

۱۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر: نظمِ معرّا اور آزاد نظم، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص: ۲۴۰ تا ۲۸۰

۲۔ ایضاً، ص: ۲۴۴

۳۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر: (مضمون) جدید شاعری کا ترقی پسند دور۔ ۱۹۳۶ء سے قیامِ پاکستان تک بشمولہ: نگار پاکستان، جدید شاعری نمبر، ص: ۲۸

۴۔ شاعر: بمبئی، خاص نمبر، اگست ستمبر ۱۹۶۱ء، ص: ۴۴

۵۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، نظم معرّا اور آزاد نظم، ص: ۴۳۹

۶۔ ایضًا، ص:۴۳۹

۷۔ ص:۴۳۹

۸۔ نجم الغنی، مولوی، بحر الفصاحت، نول کشور پریس، لکھنؤ، ۱۹۲۶ء، ص:۴۳

۹۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، نظمِ معرّا اور آزاد نظم، ص:۲۵۴

۱۰۔ ایضاً، ص:۲۷۲

۱۱۔ محمد حسین آزاد کی نظموں کا پہلا مجموعہ ان کی خود فراموشی کے زمانے میں دوسروں نے شائع کیا تھا اور دوسرا مجموعہ ان کی موت کے بعد شائع

ہوا۔(بحوالہ حنیف کیفی، ص:۲۶)

۱۲۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، نظمِ معرّا اور آزاد نظم، ص:۲۶۱

۱۳۔ مولانا محمد حسین آزاد کا لکھا ہوا مضمون ہے۔بحوالہ نظم آزاد، مرتبہ آغا محمد طاہر، لاہور، در مطبع کریمی، ۱۹۲۶ بار سوئم، صفحہ ۹ تا ۱۶، بحوالہ

نظم آزاد مرتبہ آغا محمد باقر، شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، ۱۹۴۴ء بار نہم

۱۴۔ آزاد، مولانا محمد حسین، نظم آزاد، مرتبہ: آغا محمد طاہر، محولہ بالا و نظم آزاد، مرتبہ آغا محمد باقر، محولہ بالا

۱۵۔ نظم آزاد، محولہ بالا

۱۶۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، نظمِ معرّا اور آزاد نظم، ص:۱۲۶

۱۷۔ محمد طاہر، آغا، دیباچہ، مشمولہ: نظمِ آزاد، شیخ مبارک علی اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، ۱۹۴۴ء، بار نہم

۱۸۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، نظمِ معرّا اور آزاد نظم، ص:۲۵۹